بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۶۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۲۳ صلح ۱۳۴۳ ہش ، ۷ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ، ۲۳ جنوری ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۲ جنوری بوقت ۹½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح ۹½ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

میں بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ اسلام کی مساعی سے بہت متاثر ہوا ہوں

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی ان مساعی میں برکت ڈالے اور یہ بار آور ثابت ہوں

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے خصوصی اجلاس میں طلباء اور ممبران سٹاف سے محترم جناب منظور قادر کا خطاب

ربوہ — مورخہ ۱۹ جنوری بروز اتوار بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے ایک خصوصی اجلاس میں مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور کے سابق چیف جسٹس اور حکومت پاکستان کے سابق وزیر خارجہ محترم جناب منظور قادر نے کالج کے طلباء اور ممبران سٹاف سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر گہری مسرت کا اظہار فرمایا کہ جماعت احمدیہ دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ بڑی تندہی اور جانفشانی سے ادا کر رہی ہے۔ اس موقعہ پر آپ نے اپنی اس دلی تمنا کا بھی اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی ان مساعی میں برکت ڈالے اور اسے کامیابی سے ہمکنار فرمائے تا دنیا میں دیگر ادیان کے بالمقابل اسلام کو سربلندی حاصل ہو۔ آپ نے ان تاثرات کا اظہار جماعت کے مرکزی دفاتر اور ادارہ جات دیکھنے اور بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی وسعت کا جائزہ لینے کے بعد فرمایا۔

آپ نے طلباء کو مشورہ دیا کہ وہ عملی سیاست سے کنارہ کش رہتے ہوئے اپنی تمام تر توجہ حصول تعلیم کے بنیادی مقصد پر مرکوز رکھیں۔ آپ نے فرمایا۔ سیاسی شعور کی تربیت اور سیاست میں عملی دلچسپی دو جداگانہ چیزیں ہیں۔ انہیں باہم خلط ملط نہیں کرنا چاہیئے۔ سیاسی شعور کی تربیت بذاتِ خود حصول تعلیم کا ایک اہم حصہ ہے برخلاف اس کے سیاست میں عملی دلچسپی حصولِ تعلیم میں روک ثابت ہو کر طلباء کو ان کے اصل مقصد سے ہٹانے کا باعث ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے سیاست میں اس حد تک دلچسپی تو مفید اور ضروری ہے کہ طلباء میں سیاسی شعور پیدا ہو لیکن عملی سیاست میں دخل اندازی خود ان کے لئے اور قوم کے لئے مضر ہے۔ لہذا طلباء کو چاہیئے کہ وہ حصولِ تعلیم کے اصل اور بنیادی مقصد کو کسی حال میں بھی فوت نہ ہونے دیں اور سیاست میں عملی دلچسپی کو اس وقت تک اٹھا رکھیں جب تک کہ ان کا تعلیمی دور کامیابی اور خیر وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر نہ ہو جائے۔

آپ نے پاکستان کے موجودہ آئین کے بعض محاسن پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ یہ ان محاسن ہی کی بدولت ہے کہ جائز اور مناسب حد تک سیاسی کشمکش کے باوجود حکومت کے جاری کردہ تعمیری کام کسی قسم کی رخنہ اندازی کے بغیر تیز رفتاری سے انجام پا رہے ہیں (باقی دیکھیں ص۸ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ جنوری۔ دو روز قبل رات کو محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو نمونیہ کی تکلیف ہو گئی تھی۔ بخار بہت تیز رہا۔ اب قدرے افاقہ ہے اور بخار بھی اتر گیا ہے لیکن ضعف بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعا کریں۔

— ربوہ ۲۲ جنوری۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت بہتر ہے لیکن ضعف ابھی ہے احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

غلبۂ اسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعائے خاص کی تحریک

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس، ناظر اصلاح وارشاد

میں نے خطبہ جمعہ میں جو یہ تحریک کی تھی کہ ماہ رمضان المبارک میں دو رکعت نفل میں خاص طور پر غلبۂ اسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفایابی کے لئے دعائیں کی جائیں۔ اس تحریک پر اہالیان ربوہ کے علاوہ دوسرے مقامات سے بھی دوستوں نے اپنے نام پیش کئے ہیں ان میں سے بعض نے یہ دریافت کیا ہے کہ آیا تراویح کی دو رکعتیں اس کے لئے مخصوص کی جا سکتی ہیں یا نہیں؟ جو دوست اپنے طور پر تراویح پڑھتے ہیں۔ وہ تراویح میں سے دو رکعتیں اس دعا کے لئے مخصوص کر سکتے ہیں۔ لیکن جو دوست باجماعت تراویح ادا کرتے ہیں انہیں تراویح کے علاوہ دو نفل پڑھنے چاہئیں نیز بعض نے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ اگر کوئی خاص دعا ہو تو وہ بھی بتائی جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفایابی کے لئے دعا کرتے ہوئے ایک تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول دعا پڑھنی چاہیئے جو اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ سے شروع ہوتی ہے اور ایک دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوئی تھی جس کے کرنے سے حضور کی تکلیف رفع ہو گئی وہ دعا تذکرہ کے ص۵۲۲ میں درج ہے جو یہ ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الْبَرِّ الْکَرِیْمِ۔ یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ یَا وَلِیُّ اِشْفِنِیْ

حضور کے لئے دعا کرتے ہوئے اِشْفِنِیْ کی بجائے اِشْفِ کے آگے اِمَامَنَا کہہ دیا جائے یا حضور کا نام لیکر دعا کی جائے

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۲۲ جنوری بوقت پونے سات بجے صبح بذریعہ ٹیلیفون

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن بے ہوشی کی کیفیت دور ہونے کے بعد سے بے چینی کی تکلیف بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ گزشتہ تمام رات بے چینی میں گزری۔

احباب جماعت خاص تضرع اور درد کے ساتھ بالالتزام دعا میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و برکت والی لمبی زندگی سے نوازے آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ جنوری ۶۴ء

جنوبی امریکہ میں تبلیغ اسلام

جناب محمد سمیع اللہ صاحب لاہور کا ایک مراسلہ ہفت روزہ شہاب لاہور کی اشاعت اتوار ۱۹ جنوری ۱۹۶۴ء میں شائع ہوا ہے جو ذیل میں ہم بجنسہٖ شائع کرتے ہیں :-

"کرہ ارض میں لاطینی امریکہ ایک ایسا خطہ ہے جو تبلیغ اسلام کے لئے تڑپ رہا ہے وہاں کے لوگ سچائی کے متلاشی ہیں اور ان کا سرسبز و شاداب علاقہ توحید الٰہی کا پیاسا ہے گو وہ لوگ اسلام کے نام سے بھی واقف نہیں لیکن ان کے دل کے اندرون حق کی تڑپ پائی جاتی ہے۔

لاطینی امریکہ جس میں ارجنٹائنا، برازیل، کولمبیا، بولیویا، پیرو، چلی۔ وینزویلا، برٹش گی آنا، وسطی امریکہ اور میکسیکو شامل ہیں۔ تین سو کروڑ نفوس کی آبادی پر مشتمل ہے۔ اکثریت کی زبان ہسپانوی ہے۔ گو برازیل میں پرتگالی بولی اور سمجھی جاتی ہے تقریباً ۷۰ فیصد آبادی عیسائی (رومن کیتھولک) ہے (بقایا ۳۰ فیصد لامذہب ہیں) مگر انہیں عیسائیت سے دور کا بھی لگاؤ نہیں یہ بات اس امر سے اچھی طرح عیاں ہو سکتی ہے کہ وہاں کمیونزم دن بدن غلبہ پکڑتا جا رہا ہے اور مرحوم صدر کینیڈی نے امریکہ کے اقتدار کے لئے خطرناک ترین علاقہ قرار دیا تھا۔ امریکی حکومت اور عیسائی مشنریاں ہر روز (کئی ملین) کروڑوں ڈالر اس مقصد کے لئے خرچ کر رہے ہیں مگر پھر بھی کمیونزم کی آگ بجھتے نہیں بجھتی دراصل وہاں کے لوگ عیسائیت سے نالاں ہیں جو ماضی میں ان کی غربت، افلاس بیکاری اور ذلت کا سبب بنی ہے۔ جب یورپ کی عیسائی حکومتوں نے ان کے ملک پر قبضہ کیا، ان کی دولت سے اپنے انبار بھرے اور ان پر عیسائیت مسلط کی اور انہیں مغربی غلامی کے شکنجے میں جکڑ دیا۔ اب کمیونزم نجات دہندہ بن کر ان کے سامنے آ رہا ہے مگر کمیونزم میں انہیں روحانی سکون نہیں جس کے وہ مدت سے متلاشی ہیں اگر ان لوگوں کو دین اسلام سے متعارف کروایا جائے (جس کی وہ غائبانہ طور پر جستجو میں ہیں) تو ہر سال لاکھوں کی تعداد میں مشرف باسلام ہو سکتے ہیں لیکن یہ امر نہایت ہی دل شکن اور افسوسناک ہے - - - - - - کہ اشاعت اسلام کے لئے نہ تو ہمارا وہاں کوئی تبلیغی مشن ہے اور نہ ہی کبھی ہماری کسی مشنری نے وہاں جانے کی تکلیف گوارا کی ہے اور اس پر طرہ یہ ہے کہ قرآن پاک اور اسلامک لٹریچر تک ان کے لئے نہیں مہیا کیا گیا۔ نتیجۃً اسلام اس خطہ ارض میں جہاں اس کی شدت سے ضرورت محسوس کی جاتی ہے بالکل ناپید ہے ہمارے علمائے دین بجائے تبلیغ و اشاعت کے ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے میں مشغول و مصروف ہیں۔ ہمارا صاحبِ حیثیت طبقہ دولت کی لگن میں محو ہے اور عام مسلمانوں کی اس طرف کوئی توجہ نہیں۔ خدا جانے ہم کب اپنی غفلت سے بیدار ہوں گے؟ اور کب ہر مسلمان اشاعتِ اسلام کو اپنا مذہبی فریضہ سمجھ کر مغربی دنیا کو دولت اسلام کے لازوال خزانوں سے آشنا و منور کر کے دنیا میں امن و امان، خوشحالی اور کامرانی کے جھنڈے گاڑ دے گا؟

(محمد سمیع اللہ - لاہور)"

(شہاب ۱۹/۱/۶۴ صفحہ ۵)

مقامِ شکر ہے کہ عام مسلمانوں میں سے بھی بعض کے دل میں تبلیغ اسلام کا جوش اٹھنے لگا ہے تاہم فاضل مراسلہ نگار کی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے یہاں اس بات کا تذکرہ بیجا نہ ہو گا کہ جنوبی امریکہ میں بھی بفضل خدا جماعت احمدیہ کا اسلامی مشن کام کر رہا ہے۔ اگرچہ یہ کام ابھی تک اتنا وسیع نہیں ہو سکا جتنا کہ شمالی امریکہ میں ہے تاہم ابتدا ہو چکی ہے اور انشاء اللہ بڑھتا چلا جائے گا۔ فی الحال اس مہم کا آغاز ٹرینیڈاڈ اور برٹش گی آنا کے مشنوں سے ہوا ہے۔ بہرحال مراسلہ میں جس پالیسی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اہل علم حضرات کے لئے وہ عجیب کا کام دے سکتا ہے۔ ضمناً معلوم ہو کہ ٹرینیڈاڈ وہی مقام ہے جہاں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اسلام کے متعلق وہ معرکۃ الآراء تقریر کی تھی جس کو کراچی کے مودودی امیر مولوی غلام محمد صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کے لئے توڑ مروڑ کر اخبارات میں شائع کرایا تھا۔ اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کے ایک انگریز مبلغ کام کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ ایک نہایت مخلص اور مومن انسان ہیں اور اپنے کام میں کامیاب ہیں۔

بے شک جماعت احمدیہ ایک غریب جماعت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو جوشِ ایمان عطا کیا ہے اور ایک بے پناہ ولولہ ہے جو اس کی رہنمائی کر رہا ہے اور وہ حتی الوسع تمام دنیا میں اشاعتِ اسلام کی مساعی کر رہا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بعض لوگ آپ تو کچھ نہیں کرتے مگر جماعت احمدیہ سے تعصب کی وجہ سے ان کے کام کا ذکر کرنا بھی اپنی خدا جانے کن مصلحتوں کے ماتحت مناسب نہیں سمجھتے۔

تاہم ہمارا خدا جانتا ہے کہ ہم یہ کام اس دنیا میں کسی اجر کی توقع سے نہیں کر رہے۔ خواہ وہ ہمارے کام کے اعتراف کی صورت میں کیوں نہ ہو۔ ہمیں ایسے لوگوں سے قطعاً کوئی گلہ نہیں ہے جیسا کہ مودودی صاحب یا ان کے ہم خیال ہیں ہم تو علیٰ وجہ البصیرت اشاعت اسلام کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اور اس کا اجر ہم سوا خدا تعالیٰ کے کسی اور سے کچھ نہیں چاہتے۔ تاہم ہمیں اس امر پر افسوس ہے کہ ہمارے نکتہ چین خود تو کوئی کام نہیں کرتے مگر جو کرتے ہیں اسکے کام پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ یہ اشاعت اسلام کے لئے کوئی اچھے تیور نہیں ہیں۔

ہمارا خدا جانتا ہے کہ جب کسی اسلامی حلقہ سے تبلیغ اسلام کے جوش کی خبر اٹھتی ہے تو ہم خوش ہوتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہماری یہ خوشی پائیدار ثابت نہیں ہوتی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ آواز صرف آواز ہی ہوتی ہے اسکے نتیجہ میں عمل مفقود ہوتا ہے۔ ایک جنوبی امریکہ ہی کیا آج ساری دنیا اسلام کی منتظر ہے مگر کوئی اس تک اسلام پہنچانے والا بھی ہو۔ جو کوئی اٹھتا ہے سیاست کی بھول بھلیوں میں گم ہو کر رہ جاتا ہے۔ ملکی اقتدار پر ہاتھ مارنے سے نیچے تو سوچ ہی نہیں سکتا۔ اور آخر اپنے ہی ملک میں فساد فی الارض کا باعث ہوتا ہے۔ جس سے بجائے اشاعتِ اسلام کے کاز کو فائدہ پہنچنے کے اور بھی نقصان پہنچتا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ مودودی صاحب کے نظریات اسلام اور سرگرمیوں نے اشاعت اسلام کے راستہ میں جو روکیں پیدا کی ہیں اور کسی طرح ایسی روکیں پیدا نہیں ہوئیں۔ آپ نے اسلام کو ایک اشتراکی یا اور قسم کی لادینی تحریک بنا کر رکھ دیا ہے اور اس کے غلبہ کو بھی ان لادینی تحریکوں کے طریق کار کا مرہون سمجھ لیا ہے حالانکہ اسلام ایک روحانی اور بین الاقوامی تحریک ہے۔ اس کو کسی قسم کی ملکی سیاست سے وابستہ کرنے کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ اقوام کی جنگ زرگری

(باقی صفحہ ۸ پر)

تفکّرات

جنتوں نے کھول دیا مجھ پہ سرِّ لولاکی
پڑے ہیں نشّۂ جمہوریت میں تریاکی

چلے تو میکیاولی سیاستوں میں چلے
خدا کے دین میں چلتی نہیں ہے چالاکی

نتیجہ ضد کا ہو گر لازماً فساد فی الارض
تو ایسی ضد بھی ہے اک مجرمانہ بیباکی

اگر اشاعتِ دیں ہے رہینِ نوکِ سناں
تو اس سے بڑھ کے بھلا کیا ہے اور سفّاکی

جب اقتدار کی آتی ہے ہاتھ میں کُنجی
تو کھول دیتی ہے قفل اپنے سب ہوسناکی

وہ نارِ خاک کو جس نے بنا دیا اکسیر
جلا سکی نہیں ابلیس کی وہ ناپاکی

بغیر نوح کی کشتی کے بچ نہیں سکتا
کہ کام طوفاں میں آتی نہیں ہے پیراکی

خدا نے آپ کہا "ھو یدرک الابصار"
تو پائے کس طرح اسکو فلاطوں ادراکی

ہیں اس کی زد میں ہوائی و آبی وناری
عجیب چیز ہے آدم کا پیکرِ خاکی

سحر کو جس نے عطا کی ہے چاک دامانی
اسی نے بخشی ہے تنویر کو جگر چاکی

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

مختلف مقامات پر جلسے اور اسلام کی تائید میں تقاریر

لٹریچر کی وسیع اشاعت۔ افریقن نومسلموں کی تربیت

رپورٹ احمدیہ مشن نائیجیریا از جولائی تا ستمبر ۱۹۶۳ء

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب بی۔ اے مبلغ نائیجیریا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے تبلیغی و تربیتی کام بخیر و خوبی جاری رہا۔ ایک پروگرام کے مطابق اردگرد کے گاؤں اور قصبہ جات میں تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ جلسوں کا انعقاد عموماً ایسی جگہوں پر کیا جاتا رہا، جہاں لوگ مارکیٹ وغیرہ کی وجہ سے اکٹھے ہوتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پیغام حق پہنچ جائے۔ ہمارے ان لیکچرز میں عام لوگوں کے علاوہ سکولوں کے طلباء کثرت سے شریک ہوتے رہے۔ تقاریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا جاتا رہا۔ جس میں سامعین بڑی دلچسپی لیتے۔ ان موقعوں پر مناسب لٹریچر بھی تقسیم کیا جاتا رہا۔

اس علاقہ کے علاوہ Onitsha جو یہاں سے ۴۴ میل دور ہے جاکر دو پبلک جلسوں کا انتظام کیا گیا۔ ان میں عیسائی لوگوں کے علاوہ وہاں کے ہوسہ مسلمان بھی کثرت سے شریک ہوئے۔ ان مواقع پر کچھ لٹریچر بھی فروخت ہوا۔

Onitsha جو مشرقی نائیجیریا کا ایک اہم تجارتی شہر ہے میں ملک کے دوسرے حصوں سے تجارت کی غرض سے آئے ہوئے مسلمانوں کی ایک خاصی تعداد رہائش پذیر ہے یہ لوگ تین قبائل (ہوسہ۔ یوربا اور نوپے) سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی اپنی اپنی الگ مساجد ہیں اور جب کوئی تقریب ہو۔ تو وہ بھی الگ الگ ہی مناتے ہیں۔

ماہ اگست میں ان لوگوں نے مولود النبی کی تقریب منائی اور اس موقعہ پر مجھے بھی تقاریر کے لئے دعوت بھجوائی۔ چنانچہ میں نے تینوں جگہ لیکچرز دیئے۔ یہ لوگ مولود النبی اس طریق پر مناتے ہیں کہ عشاء کی نماز کے بعد کسی ایک جگہ اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔ نعت خوانی کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ اس اثناء لوگ اپنے گھروں میں عمدہ کھانے پکا کر اس جلوس میں بھجواتے ہیں۔ اور ساتھ ہی چیف امام اور اس کے ساتھیوں کے لئے نذرانے کی رقوم بھی۔ لوگ کھانے پینے میں مصروف رہتے ہیں۔ اور امام صاحب نذرانے وصول کرتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ صبح کی نماز تک جاری رہتا ہے۔ تقاریر شاذ کے طور پر ہی ہوتی ہیں۔ اکثر وقت نعت خوانی اور کبھی درود شریف اور باہر کھانے بھجوانے والوں کے ناموں کے اعلان کرنے میں ہی صرف ہوتا ہے۔ میں نے اپنی تقاریر میں اس امر پر زور دیا کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ان تقاریب کو لوگوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کریں انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی تعلیم اور پاک سیرت سے روشناس کرایا جائے۔ تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق بنانے کی کوشش کریں۔ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کرکے بتایا کہ قرآنی تعلیم کے مطابق ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ کے نمونہ کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالے۔ ان مواقع پر میں نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان مقام حضرت مسیح موعود کی نظر میں" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ خدا کے فضل سے ان تقاریر کا بہت اچھا اثر رہا۔ اور اس بارہ میں لوگوں کی غلط فہمی دور ہوئی

اس علاقہ میں مشرک لوگ بھی کافی ہیں۔ ہر مشرک لیڈر نے اپنی ایک shrine تیار رکھی ہے جس میں چند لکڑیاں۔ کچھ بندروں۔ کتوں یا بکریوں وغیرہ کے سر جمع کر رکھے ہوتے ہیں۔ جو گویا ان کے مختلف دیوتاؤں کے پرتو یا نمائندے ہیں لوگ سال میں مختلف تقاریب منعقد کرتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر ان دیوتاؤں کو قربانی کا خون پیش کیا جاتا ہے۔ اس طبقہ میں بھی تبلیغ اسلام کی کوشش کی گئی۔ اور کئی مشرک لیڈروں کے تیرتھوں پر جاکر انہیں شرک کی برائیوں سے آگاہ کرنے کی کوشش کی اور بتایا کہ انسان جسے خدا تعالےٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اس کی یہ ہتک ہے کہ وہ ایسی چیزوں کی پرستش کرے۔ جو کوئی حقیقت نہیں رکھتیں خدا تعالےٰ کے فضل سے اس عرصہ میں تین مشرکوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ دوست یہاں سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ بعد ازاں انہوں نے دو موقعوں پر اپنے اردگرد کے لوگوں کو اپنے ہاں جمع کیا۔ اور میں نے انہیں تبلیغ کی۔

اردگرد کے گاؤں میں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ تقریباً ہر ہفتہ باری باری ہم مختلف دیہات میں جاتے۔ لوگوں سے ملاقات کرتے اور انہیں پیغام حق پہنچاتے رہے۔ ۷-۸ میل کے فاصلہ پر Omona نامی ایک جگہ ہے۔ وہاں ہم نے اپنے ایک آدمی کے ذریعہ Truth بھجوایا کرتے تھے۔ وہاں کے چیف نے خواہش ظاہر کی کہ میں ان کے ہاں جاؤں تا وہ زبانی گفتگو کے ذریعہ معلومات حاصل کر سکیں۔ چنانچہ میں چار پانچ دوستوں کے ہمراہ ان کے ہاں گیا۔ وہاں کافی لوگ جمع ہوگئے۔ اور ہماری باتیں سنتے رہے بعد ازاں چیف نے میرا شکریہ ادا کیا۔ کچھ لٹریچر بھی خریدا۔ ہمارے ہاں آنے کا وعدہ کیا۔ اسی طرح ایک اور گاؤں کے چیف سے بھی ملاقات ہوئی۔ انہیں اسلام اور عیسائیت کی تعلیمات کا مقابلہ کرکے بتایا کہ اسلام کی تعلیم ہر لحاظ سے برتر اور اعلیٰ ہے اور موجودہ زمانہ کی ضروریات کو بحسن پورا کرتی ہے۔ ایک اور جگہ کے چیف ایک دن ہمارے ہاں تشریف لائے۔ اسلام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اور مطالعہ کے لئے لٹریچر بھی لے گئے

عرصہ زیر رپورٹ میں لٹریچر کی اشاعت کی طرف بھی توجہ دی گئی Truth اخبار کو زیادہ سے زیادہ فروخت کرنے کی کوشش کی۔ بعض اجتماعات کے موقعوں پر کافی مقدار میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ Boxing کے ایک ٹورنامنٹ کے موقعہ پر اس علاقہ کے بہت سے لوگ یہاں جمع تھے ان میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح بعض اور موقعوں پر بھی

مشرقی نائیجیریا کے سب سے اہم اخبار Nigerian outlook میں اسلامی معلومات اور لٹریچر حاصل کرنے کے متعلق دو دفعہ اشتہار دیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں جو لوگ خطوط لکھتے رہے۔ ان کو بذریعہ ڈاک لٹریچر بھجوایا گیا۔

تین تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ عام تربیتی باتوں کے علاوہ مشرکانہ رسوم سے بچنے کی خاص طور پر تلقین کی جاتی رہی۔ کیونکہ ان رسوم کا یہاں عام رواج ہے۔ کہ وہ لوگ جو مدت سے عیسائی ہیں وہ بھی پوری طرح ان میں حصہ لیتے ہیں۔ اور ان کو سرانجام دینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ یہ لوگ گرجے بھی چلے جاتے ہیں اور گھروں میں طرح طرح کے سمبل بھی رکھے ہوئے ہیں۔ پیدائش، شادی، موت اور دیگر خاص مواقع پر عجیب و غریب رسوم ادا کی جاتی ہیں۔ ان رسوم کی برائیاں اپنے دوستوں کو بتائی گئیں۔ اور ان سے پورے طور پر الگ رہنے کی نصیحت کی جاتی رہی اسی طرح عورتوں کو معاشرہ میں صحیح مقام دینے کے متعلق بھی زور دیا گیا۔ اور اس بارہ میں لوگوں کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک جلسہ کا بھی انتظام کیا گیا۔ اپنے احباب کے علاوہ یہاں کے عیسائیوں نے بھی اس میں شرکت کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات وغیرہ دلچسپی سے سنے اور سوالات پوچھے۔

اس علاقہ میں احمدیت و اسلام کی ترقی کے لئے احباب کرام سے خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔

انجیل کی تعلیم اور عیسائی اقوام

عبد القدیر صاحب شاہد سابق مبلغ افریقہ

روزنامہ انجام کا اداریہ

روزنامہ انجام اپنے ایڈیٹوریل "مسیحی بھیڑوں کی درندگی" میں لکھتا ہے :-

"جنوبی ویت نام میں مظلوم بدھ راہبوں کی خودکشی کا سلسلہ شروع ہوتے ہی سب سے پہلے انجام نے اپنے اداریہ (ویت نام سے سبق لو) مورخہ ۱۳ر اگست کے ذریعہ ملک وملت کی توجہ اس تلخ حقیقت کی جانب مبذول کی تھی کہ ویت نام جیسے خالص بدھ ملک میں صرف دس لاکھ عیسائیوں کی اقلیت نے امریکی اثر و رسوخ کے بل پر قریباً سوا کروڑ بدھوں کو غلامی کی زنجیروں میں اس المناک حد تک جکڑ رکھا ہے کہ بدھوں کے پیشوا اپنے مذہب کو مکمل تباہی سے بچانے کے لئے خودکشی پر مجبور ہو رہے ہیں۔ ۔ ۔ یہ حقیقت بہت افسوسناک ہے کہ گذشتہ دو ہفتوں کے اندر جنوبی ویت نام میں حضرت مسیح علیہ السلام کی بھیڑیں جو امریکی مال کھا کھا کر بہت فربہ اور تنومند ہو گئی ہیں بھیانک درندگی پر اتر آئی ہیں اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کا "بھیڑیا پن" ملک کے لئے کس قدر تباہ کن اور جنوب مشرقی ایشیا کے امن کے لئے خطرناک ثابت ہوگا۔

برسر اقتدار عیسائیوں کے افسوسناک مظالم کے خلاف احتجاج کے طور پر جب کئی بدھ بھکشو اپنے کپڑوں پر مٹی کا تیل چھڑک کر آگ کے شعلوں میں بھسم ہو گئے تو خیال کیا جاتا تھا کہ عیسائی صدر نگو ڈینہ ڈیم کی حکومت خوف خدا محسوس کر کے اپنے وحشیانہ مظالم سے باز آ جائے گی لیکن افسوس ہے کہ نتیجہ اس کے برعکس نکل کر حکومت نے سارے ملک میں مارشل لاء نافذ کر کے جبر و تشدد کا نیا بھیانک دور شروع کر دیا۔ بدھوں کے تمام عمائد اور مشاہیر گرفتار کر لئے گئے۔ فوج اور مسلح پولیس نے بدھوں کے ایک ایک مندر (پگوڈا) پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاتما گوتم بدھ کے بت توڑے جا رہے ہیں۔ مذہبی کتب جلائی جا رہی ہیں۔ راہبوں اور ننوں کو گھیر گھیر کر گرفتار کیا جا رہا ہے اور انہیں فوجی عدالت میں پیش کر کے حکومت کا تختہ الٹنے کے جرم میں سخت سزائیں دی جا رہی ہیں۔ دارالحکومت سیگاؤن میں بدھوں کا جو سب سے بڑا اور پرانا مندر (پگوڈا) تھا۔ اس پر قبضہ کرتے وقت فوج نے قریباً دو درجن بھکشوؤں اور پجاریوں کو گولیوں کا نشانہ بنا کر ہلاک و مجروح کر دیا یہی المناک صورت حال قریباً سبھی بڑے پگوڈوں پر قبضہ کرتے وقت پیش آئی اور عام اندازے کے مطابق ایک سو سے زیادہ بھکشوں اور پجاریوں کو مندروں کے اندر گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

شاندار تاریخی مندروں کی بے حرمتی بھکشوؤں اور پجاریوں کا قتل عام اور تمام قابل ذکر مذہبی پیشواؤں، وکیلوں، ڈاکٹروں اور پروفیسروں وغیرہ کی گرفتاری ایسا سانحہ نہیں جس سے جنوبی ویت نام کے بدھ باشندے مشتعل نہ ہوں اور اپنے جذبات پر قابو پا سکیں۔ چنانچہ برسر اقتدار عیسائیوں کے مظالم سے متاثر ہو کر حکومت کے کئی افسروں اور سفیروں نے استعفے داخل کر دئے، طلباء درسگاہوں سے نکل کر زبردست ایجی ٹیشن کر رہے ہیں۔ جنوبی ویت نام کے وزیر خارجہ مسٹر منڈا کہ بدھ مذہب کے بھکشو بن گئے اور اب یہ مذہبی کشمکش فوجوں تک پہنچ گئی ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق کئی مقامات پر بدھ مذہب کے فوجی سپاہیوں نے اپنے عیسائی افسروں کا حکم ماننے اور بدھ عوام پر ظلم و ستم ڈھانے سے انکار کر دیا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ دارالحکومت سیگاؤں کے قریب فوج کے بدھ اور عیسائی سپاہیوں میں جنگ ہو گئی جس سے قریباً دو سو افراد ہلاک و مجروح ہوئے۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ جنوبی ویت نام کی فوج میں یہ مذہبی انتشار کیا رنگ لائے گا۔

جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں کہ جنوبی ویت نام میں رومن کیتھولک عیسائیوں کی آبادی دس بارہ لاکھ سے زیادہ نہیں لیکن امریکی اثر و رسوخ کے بل پر انہوں نے ملک کی زمام اقتدار پر قبضہ کر کے قریباً سوا کروڑ بدھوں کو غلام بنا رکھا ہے جنوبی ویت نام کا صدر عیسائی ہے اور قریباً تمام وزراء عیسائی ہیں کمانڈر انچیف عیسائی ہے۔ فوج اور پولیس میں تمام اعلیٰ افسر عیسائی ہیں۔ یہی کلیدی عہدوں پر اور طاقت پر گھمنڈ ہے جسکی وجہ سے برسر اقتدار عیسائی اقلیت نے بدھ اکثریت کو بالکل بے دست و پا کر کے وحشیانہ مظالم کا نشانہ بنا رکھا ہے۔ اقربا پروری کی اس سے زیادہ شرمناک مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ صدر نگو ڈیم کے سارے قریبی رشتہ دار بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں صدر کا چھوٹا بھائی نگو نھو سیک لیکن صدر کے بعد سب سے زیادہ با اثر ہے اسکی بیوی (جسکے والدین بدھ مذہب کے پیرو ہیں) مسیحی تبلیغ کی اس قدر پرجوش حامی اور بدھ دھرم کی دشمن ہے کہ کھلے جلسوں میں بدھوں کے مذہبی رہنماؤں کو گالیاں دیتی ہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ یہ تکلیف دہ صورت حال زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتی۔"

قارئین کرام! یہ اس قوم کے ظلم و ستم کی روئداد ہے جن کے مذہبی لیڈر ہمیشہ اسلام کو جبر و تشدد کا مذہب اور مسلمانوں کو ظالم اور غاصب قرار دیتے چلے آئے ہیں اور جن کی زبانیں اور قلمیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہمیشہ الزام تراشی اور عیب جوئی میں مصروف رہتی ہیں وہ مسیح علیہ السلام کے اس فرمان کو ہمیشہ طاق نسیان میں ڈال دیتے ہیں کہ "تو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا۔" (متی باب ۷ آیت ۳)

انجیل میں دفاع سے ممانعت

مسیح علیہ السلام نے تو اپنے ماننے والوں کو اپنا دفاع کرنے کی بھی اجازت نہیں دی بلکہ فرمایا "لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے اور اگر کوئی تجھ پر نالش کر کے تیرا کرتہ لینا چاہے تو چوغہ بھی اسے لے لینے دے اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔" (متی باب ۵ آیت ۳۹ تا ۴۱)

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب شریر کا مقابلہ کرنے کی اجازت نہیں تو پھر مسیحی اقوام نے فوجیں کس غرض کے لئے رکھی ہوئی ہیں؟ اور جب ایک گال پر طمانچہ مار کر دوسرا بھی مارنے والے کے سامنے کرنا ہے اور جو کرتہ لینا چاہے اسے چوغہ بھی لے لینے دینا ہے تو پھر مسیحی اقوام پر اگر کوئی حملہ کرے اور ان کی دولت کو لوٹنا چاہے تو انھیں دفاع کرنے اور لڑنے کا کیا حق ہے؟

ایک دلچسپ واقعہ

۱۹۵۶ء کا ذکر ہے جب کہ میں غانا سے انگلستان کے راستے ہوم لیو پر جا رہا تھا۔ اکرا سے لیور پول تک ایلڈر ڈیمپسٹر کمپنی کے ڈینیا جہاز سے سفر کر رہا تھا اور غالباً یہ آخری جہاز تھا جس نے نہر سویز کو پار کیا اور اس کے بعد برطانیہ نے مصر پر حملہ کر دیا اس جہاز میں برطانیہ کے اس وقت کے ہائی کمشنر سر الیگزینڈر سائمن اور سات آٹھ عیسائی پادری بھی میرے ہم سفر تھے میں نے ان پادریوں سے بہت سے دیگر ہمسفروں کی موجودگی میں دریافت کیا کہ مسیح اپنے پہاڑی خطبہ میں (جس پر کہ دنیائے عیسائیت کو بڑا ناز ہے) واضح طور پر فرماتے ہیں کہ "لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے اور اگر کوئی تجھ پر نالش کر کے تیرا کرتہ لینا چاہے تو چوغہ بھی اسے لے لینے دے" لیکن اب یہ صورت حال ہے کہ مصر والوں نے مسیحی حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا کہ نہر سویز ہماری ملکیت ہے جس پر آپ کا قبضہ غاصبانہ ہے لہٰذا آپ نہر سویز ہمارے حوالے کر کے اپنے ملک میں تشریف لے جائیں اب مسیح کے ماننے والے اور مسیح اور اس کی تعلیم کو ساری دنیا سے منوانے کے لئے لاکھوں مبلغوں کو دنیا میں پھیلا دینے والے انگریزوں کو چاہیئے کہ وہ مصر والوں کو جواب دیں کہ جناب آپ ہم سے نہر سویز کا مطالبہ کرتے ہیں مگر شاید آپ کو معلوم نہیں کہ ہم مسیح کے ماننے والے ہیں اور اپنے مطاع و آقا کی تعلیم کے عین مطابق نہایت عاجزی و انکساری سے عرض کرتے ہیں کہ آپ نہر سویز بھی سنبھالیں اور اس کے ساتھ ہی ہمارے ملک میں دریائے ٹیمز (جو کہ بڑا مشہور ہے) پر بھی اپنا قبضہ قبول فرما دیں تاکہ ہم "مسیح کی بھیڑیں" فخر یہ طور پر علی الاعلان یہ کہہ سکیں کہ حضور آپ کی "سنہری تعلیم" پر عمل کا ایک سنہری موقع آیا تھا جسے ہم نے ہاتھ سے جانے نہیں دیا اور حضور آپ کی بھیڑوں میں بھیڑیا پن آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن اس کے برعکس ہوا یہ کہ جونہی مصر نے انگریزوں کو نہر سویز اور اپنے ملک سے نکل جانے کے لئے کہا تو بجائے اس کے کہ وہ حضرت مسیح کی تعلیم پر عمل کرنے کے ایک موقعہ سے فائدہ اٹھاتے انھوں نے زبردست بمباری کر کے مصری شہروں کو تباہ و برباد کر دیا اور مصریوں کے خون سے ہولی کھیلنی شروع کر دی اب پادری صاحبان ہی بتائیں کہ کیا تاریخ میں کوئی ایسی مثال موجود ہے یا آئندہ کوئی موقعہ ایسا آئے گا کہ مسیحی اقوام کو بھی حضرت مسیح کی "سنہری تعلیم" پر عمل کرنے کی سعادت نصیب ہوگی اس پر ان پادریوں میں سے سب سے بڑی عمر کے پادری صاحب نے برطانیہ کے مصر پر حملہ کی وجوہات بیان کر کے اس حملہ کے جواز کی کوشش کی لیکن جب میں نے پادری صاحب سے کہا کہ حضرت مسیح کی تعلیم سے بھی اس حملہ کا جواز ثابت ہوتا ہے تو پادری صاحب فرمانے لگے کہ اصل بات یہ ہے کہ مسیح کی تعلیم اور بات ہے اور عیسائی حکومتوں کا عمل اور۔ میں نے کہا پادری صاحب کیا اس تعلیم کا کوئی فائدہ ہے کہ جس پر نہ کوئی عمل کرتا ہے اور نہ اس پر عمل کیا جا سکتا ہے کیا یہ وہی بات نہیں بنتی کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور۔ اس پر پادری صاحب فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ "میں اس بارہ میں آپ سے بات کرنے کے لئے تیار نہیں۔"

اس کے بعد میں برطانوی ہائی کمشنر کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ جناب اگرچہ ہم برطانیہ کو بہت سی دیگر اقوام کے مقابلہ میں بہتر سمجھتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ برطانیہ کے مصر پر حملہ سے انگریزوں کے وقار میں اضافہ کی بجائے اسے نقصان ہی پہنچے گا۔ اس پر ہائی کمشنر صاحب بڑی دلیری سے فرمانے لگے کہ اصل بات یہ ہے کہ اگر برطانیہ مصر پر حملہ نہ کرتا تو اسرائیل اس پر حملہ کر دیتا میں یہ جواب سنکر دم بخود رہ گیا اور آج تک یہ سوچتا رہتا ہوں کہ ہائی کمشنر صاحب نے ہمیں بے وقوف سمجھا یا پھر ان کی قوم پرستی اس حد تک بڑھ چکی تھی کہ اپنی قوم کے ہر فعل میں خواہ وہ کتنا ہی عدل و انصاف سے دور ہو کوئی نہ کوئی پہلو انصاف کا ان کو نظر آ جاتا ہے۔

الغرض انجیل کی تعلیم کی رو سے عیسائیوں کو بدی کا مقابلہ کرنے یا مدافعت کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ لیکن اس تعلیم پر نہ کبھی عیسائیوں نے عمل کیا اور نہ کر سکتے ہیں۔

حلف اٹھانے کی تاکیدی حکم

علاوہ ازیں انجیل میں مسیح کی یہ تعلیم بیان کی گئی

ہے کہ "پھر تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ جھوٹی قسم نہ کھانا بلکہ اپنی قسمیں خداوند کے لئے پوری کرنا۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ بالکل قسم نہ کھانا نہ تو آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہے نہ زمین کی کیونکہ وہ اس کے پاؤں کی چوکی ہے نہ یروشلم کی کیونکہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ہے، نہ اپنے سر کی قسم کھانا کیونکہ تو ایک بال کو بھی سفید یا کالا نہیں کر سکتا بلکہ تمہارا کلام ہاں ہاں یا نہیں نہیں ہو کیونکہ جو اس سے زیادہ ہے وہ بدی سے ہے"
انجیل متی باب ۵ آیت ۳۳ تا ۳۷

قارئین جانتے ہیں کہ یہ بھی ایسی تعلیم ہے کہ جس پر مسیحیوں کا عمل نہیں چنانچہ خود برطانوی عدالتوں میں اکثر ملاقات میں قسم کھانا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ پھر جو حکومتیں برسر اقتدار آتی ہیں ان کے وزیروں اور دیگر ذمہ دار افسروں کو بھی وفاداری کے حلف اٹھانے پڑتے ہیں۔

خیرات کو خفیہ رنگ میں دینے کی تعلیم

پھر مسیح علیہ السلام انجیل میں فرماتے ہیں کہ "پس جب تو خیرات کرے تو اپنے آگے نرسنگا نہ بجوا جیسا ریاکار عبادت خانوں اور کوچوں میں کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کی بڑائی کریں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے بلکہ جب تو خیرات کرے تو جو تیرا داہنا ہاتھ کرتا ہے اسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے۔ تجھے بدلہ دیگا"
اور جب تم دعا کرو تو ریاکاروں کی مانند نہ ہو۔ کیونکہ وہ عبادتخانوں میں اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو کر دعا کو ناپسند کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کو دیکھیں میں تم کو سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔ بلکہ جب تو دعا کرے تو اپنی کوٹھری میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے دعا کر اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دیگا" (متی باب ۶ آیت ۲ تا ۶)
قارئین غور فرمائیں کہ مسیح نے مسیحیوں کو واضح طور پر فرمایا تھا کہ وہ جو بھی خیرات کریں اسے اتنا پوشیدہ رکھیں کہ بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ مسیحی قومیں جب پسماندہ قوموں کو "ایڈ" کی شکل میں کچھ دیتی ہیں تو امریکہ و برطانیہ اسے اس قدر مشہور کرتے ہیں کہ ساری دنیا کو معلوم ہو جائے کہ انہوں نے پسماندہ ممالک کو کچھ دیا ہے۔ پھر مسیحی پادری اور منّاد جابجا اعلان کرتے رہتے ہیں کہ ہماری حکومتوں نے اس قدر مالیت کی "ایڈ" فلاں فلاں ملک کو دی ہے۔ پھر مسیحی مشنوں کی طرف سے جو سکول یا ہسپتال کھولے جاتے ہیں یا خشک دودھ یا گھی وغیرہ کی شکل میں یا دوائیں اور پرانے کپڑوں کی صورت میں جو کچھ غرباء میں تقسیم کیا جاتا ہے اسے ہمیشہ پروپیگنڈہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے

پبلک میں دعا کرنے کی ہدایت

پھر مسیح نے اپنے ماننے والوں کو ریاکاروں کی طرح عبادت خانوں اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو کر دعا کرنے سے منع کیا ہے بلکہ حکم دیا ہے کہ اپنی کوٹھری کا دروازہ بند کر کے پوشیدہ طور پر دعا کرو لیکن ساری دنیائے عیسائیت میں گرجوں میں اکٹھے ہو کر یا گاہے ماہے بازاروں کے موڑوں پر دعائیں کی جاتی ہیں۔

مال جمع کرنے کی ممانعت

پھر مسیح کی تعلیم کے لحاظ سے مال کا جمع کرنا بھی منع ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ
"اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو۔ جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے ہیں اور چراتے ہیں کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دل بھی لگا رہے گا۔"
(متی باب ۶ آیت ۱۹ تا ۲۱)
اب قارئین کرام خوب جانتے ہیں کہ تمام عیسائی اقوام کا منتہی اور مقصود دنیاوی مال و دولت اکٹھا کرنا ہی ہے۔ پھر مسیح فرماتے ہیں کہ
"تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی جان کی فکر نہ کرو کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے، اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں گے؟" (متی باب ۶ آیت ۲۵)
اب کیا یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح نہیں کہ مسیحیوں کی ساری زندگی اپنی جان اور اپنے بدن کی فکر میں گزر جاتی ہے اور اپنی جان اور بدن کی سہولتوں کے لئے کیا بلحاظ رہائش کے اور کیا بلحاظ لباس و سامان تعیش کے مسیحی اقوام جس مقام تک پہنچ چکی ہیں دیگر اقوام کا اس سے کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ پھر مسیحی پادری یورپ اور امریکہ سے دیگر ممالک میں جب تبلیغ کے لئے جاتے ہیں تو اپنے ساتھ اس قدر سامان لے کر نکلتے ہیں کہ پسماندہ ممالک کے لوگ اس کا خیال بھی نہیں کر سکتے حالانکہ مسیح نے انہیں حکم دیا تھا کہ "پس کل کے لئے فکر نہ کرو کیونکہ کل کا دن اپنے لئے آپ فکر کر لیگا"
(متی باب ۶ آیت ۳۴)
پھر یہ سوال ہے کہ کیا یورپ و امریکہ کے دولتمند مسیحی آسمانی بادشاہت میں داخل ہو سکیں گے؟ کیونکہ انجیل میں لکھا ہے کہ "اور یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ دولتمند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے اور پھر تم سے کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہی میں داخل ہو۔"
(انجیل متی باب ۱۹ آیت ۲۳، ۲۴)

زنا کے سوا طلاق پر پابندی

پھر طلاق کے بارے میں مسیح کی تعلیم یہ ہے کہ "مگر میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے اور جو کوئی چھوڑی ہوئی بیوی کرے وہ بھی زنا کرتا ہے"
(متی باب ۱۹ آیت ۹)
اب یورپ و امریکہ میں لاکھوں مرد و عورتیں جو طبیعت کے اختلاف یا دیگر وجوہات کی بناء پر طلاق لے کر دوسری شادیاں کرتے ہیں کیا وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں؟ اور پھر کیا آج وہ ممالک مجبور نہیں ہو گئے کہ طلاق اور دوسری شادی کے بارے میں انجیل کی تعلیم کو ناقابل عمل سمجھ کر اسلامی تعلیم پر عمل کریں؟

عیسائیت کو عالمگیر مشن بنانے کی ممانعت

علاوہ بریں جہاں مسیح نے یہ فرمایا کہ میرا بنی اسرائیل کے سوا کسی سے تعلق نہیں جیسا کہ انجیل متی باب ۱۵ آیت ۲۴ میں حضرت مسیح کا یہ قول درج ہے کہ "اس نے جواب میں کہا کہ میں بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا"۔ پھر لکھا ہے کہ مسیح نے اپنے بارہ حواریوں کو حکم دیا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف جانا" متی باب ۱۰
لیکن آج اس کے برعکس مسیحی پادری اور منّاد لاکھوں کی تعداد میں مسیح علیہ السلام کے اس فرمان کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے دنیا کی تمام قوموں میں عیسائیت کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔

خاتم النبیینؐ کے بارہ میں پیشگوئی

پھر مسیح علیہ السلام نے صاف طور پر اپنے ماننے والوں کو فرمایا تھا کہ ابھی وقت نہیں آیا کہ وہ مکمل اور جامع تعلیم نازل ہو کہ جو آخری شریعت قرار دی جا سکے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:
"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائیگا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا۔ وہی کہے گا۔ اور آئندہ کی خبریں دے گا۔" یوحنا ۱۶/۱۲ و ۱۳ نیز فرمایا کہ
"اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔"
(یوحنا باب ۱۴ آیت ۳۰)
پھر خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا تمثیلی رنگ میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-
"جب تاکستان کا مالک آئے گا تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا؟ انہوں نے اس سے کہا ان بدکاروں کو بری طرح ہلاک کرے گا۔ اور باغ کا ٹھیکہ دوسرے باغبانوں کو دے گا جو موسم پر اسکو پھل دیں یسوع نے ان سے کہا۔ کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہے؟ اسلئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اسکے پھل لائے دے دی جائیگی اور جو اس پتھر پر گرے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا لیکن جس پر وہ گرے گا۔ اسے پیس ڈالے گا۔" (متی باب ۲۱ آیت ۴۰ تا ۴۴)
کاش کہ مسیحی اس پتھر سے ٹکرانے سے باز آئیں اور اس روح حق دنیا کے سردار اور تاکستان کے مالک کو پہچانیں کہ مبعوث ہو کر دنیا میں واضح اعلان فرمایا کہ یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا یعنی اے دنیا بھر کے لوگو تم خواہ کسی بھی قوم یا کسی بھی ملک سے تعلق رکھتے ہو۔ میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا پیغامبر بن کر مبعوث ہوا ہوں۔ پس اے کاش کہ مسیح کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والے اس دنیا کے محسن اور منجی کی غلامی میں آ کر اس قوم میں شامل ہو جائیں کہ جو خدا کی بادشاہت کی وارث اور اس کے پھل لانے والی ہے کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نہ کوئی خدا کے فضلوں کا وارث بن سکتا ہے اور نہ ہی اس کی نجات ممکن ہے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

یاد رفتگان

حضرت صوفی محمد فضل الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ

(مکرم عزیز احمد صاحب حال مقیم لندن)

ہمارے پیارے اور شفیق والد حضرت صوفی محمد فضل الٰہی صاحب نے مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۳ء بروز جمعہ وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۸۵ سال کی تھی اور آپ اپنے بڑے لڑکے شریف احمد صاحب کے ہاں قیام فرما تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی اور مکرم صوفی غلام محمد صاحب نائب ناظر بیت المال نے قبر پر دعا کرائی۔ موصی تھے۔ آپ کو بہشتی مقبرہ میں قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔

ہمارے والد صاحب گو آگرہ والے مشہور تھے۔ لیکن دراصل آپ لاہور کے رہنے والے تھے۔ اور یہیں پیدا ہوئے تھے۔ ہمارے دادا جان صوفی محمد کرم الٰہی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اولین صحابہ میں سے تھے ان کا وصیت نمبر غالباً ۱۶۳ ہے۔ حضرت دادا جان رضی اللہ عنہ ہمارے والد صاحب رضی اللہ عنہ کو بچپن ہی میں قادیان دارالامان میں تعلیم کے لئے لے آئے تھے۔ اس لئے ہمارے والد صاحب رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آخری زمانہ خوب دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روزانہ سیر کے متعلق ان کو خوب یاد تھا فرمایا کرتے تھے کہ سیر کے وقت حضور کی جوتی اتر جایا کرتی تھی مگر حضور کوئی دھیان نہ دیا کرتے تھے کہ کس کا پیر لگ کر اتری ہے۔ جوتی پھر پہن کر تقریر فرماتے ہوئے چلتے چلے جاتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عاجز کو ایک ملاقات کے دوران فرمایا کہ آپ کے والد صاحب میرے کلاس فیلو تھے۔ عاجز نے حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے خوب یاد ہے۔ ہم اس زمانہ میں حضور کو میاں صاحب کہا کرتے تھے اور حضور کو کئی دفعہ ہوائی بندوق لئے شکار کی تلاش میں دیکھا۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب رضی اللہ عنہ آپ کے اساتذہ میں سے تھے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی ہیڈ ماسٹری کے زمانہ میں ان کی نرم دلی کے واقعات سنایا کرتے تھے یہ چاروں اصحاب حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ سے بڑے تپاک سے ملا کرتے تھے۔ ایک جلسہ سالانہ کے زمانہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ عاجز ساتھ تھا۔ حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کی داڑھی سفید ہو چکی تھی۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ اب تو ہمارے شاگردوں کی داڑھی بھی سفید ہو چکی ہے

قادیان سے ہائی اسکول سے نکل کر ایک دو عارضی ملازمتیں شملہ میں کیں پھر ملٹری اکاؤنٹس میں مستقل ملازم ہو گئے آپ شملہ میں تقریباً دس بارہ سال رہے۔ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے جو تعزیت کا خط عاجز کو تحریر فرمایا۔ اس میں آپ نے لکھا ہے۔

"آپ کے والد صاحب میرے بہت مخلص دوستوں میں سے تھے۔ مجھے ان کے ساتھ کئی سال شملہ میں رہنے کا اتفاق ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ ان چند قدیمی احباب میں سے تھے۔ جن سے میں نے احمدیت سیکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کا موقعہ دیا اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ اور اپنے قرب میں بڑے بلند درجے دے۔"

ہمارے دادا جان حضرت صوفی محمد کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ بھی کافی عرصہ شملہ میں رہے۔ شملہ سے ہمارے والد صاحب رضی اللہ عنہ کی تبدیلی میرٹھ میں م۔ ۲۲۔ C کے دفتر میں ہو گئی۔ میرٹھ میں آپ تقریباً گیارہ سال رہے۔ زیادہ عرصہ آپ ہی وہاں کے سیکرٹری مال رہے۔

میرٹھ سے آگرہ تبدیلی ہوئی اور آگرہ تقریباً دس سال قیام رہا کچھ عرصہ سیکرٹری تعلیم و تحریک جدید رہے۔ پھر سیکرٹری مال مقرر ہوئے۔ آگرہ سے ریٹائر ہو کر قادیان دارالامان آ گئے۔ دارالبرکات میں اپنا مکان بنوایا۔ مستقل رہنے کا ارادہ تھا کہ لڑائی چھڑ گئی۔ اشیاء کی مہنگائی کی وجہ سے پنشن میں گذارہ مشکل تھا۔ اسلئے دوبارہ آگرہ میں اور میرٹھ میں تقریباً پانچ سال ملازمت کی۔ دوبارہ واپس ریٹائر ہو کر اپنی زندگی سلسلہ کی یاد میں گذارنی شروع کی ہی تھی کہ تقسیم ملک ہو گئی۔ قادیان چھٹا۔ گھر بار لٹا۔ کچھ عرصہ لاہور رہے۔ پھر ربوہ جا کر تحریک جدید کے دفاتر میں ملازمت کی۔ یہاں تک کہ جسم تھک گیا۔ بڑھاپے نے زور پکڑ لیا۔ کچھ ربوہ کی آب و ہوا بھی موافق نہ آئی۔ آخری دس سال لاہور میں قیام رہا۔

ہم نے والد صاحب کو خدا رسیدہ انسان پایا۔ نمازوں میں باقاعدگی۔ باجماعت نمازوں میں التزام۔ گھر میں اور باہر بھی۔ سلسلہ کے ہر کام میں دلچسپی۔ تلاوت قرآن مجید نہایت خوش الحانی سے باقاعدہ روز صبح گھر میں کیا کرتے (سنا ہے کہ تلاوت میں حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کی طرز تلاوت کی جھلک تھی) غیر احمدی ہمسایہ بھی تلاوت سن کر لطف اٹھایا کرتے تھے۔ میرٹھ سے جب ہم آگرہ جانے لگے تو ہمارے مالک مکان نے ہمارے پورے خاندان کی دعوت کی (یہ مالک مکان ہمارے ہمسایہ تھے اور میرٹھ کے بڑے رئیس مسلمان تھے) انہوں نے ہمارے والد صاحب کو فرمایا کہ مجھے سخت افسوس ہے میں صبح بیٹھکر نہایت باقاعدگی سے آپ کی تلاوت سنا کرتا تھا۔ اسی طرح جب ہمیں آگرہ میں ایک مکان چھوڑنا پڑا تو محلہ والوں کو بہت فکر پڑی اور ساروں نے مل کر یہی کہا کہ صوفی صاحب کو اس محلہ سے نہ جانے دو اور ہمارے مطلب کے مکان کا بندوبست اسی محلہ میں کر دیا گیا۔ حالانکہ ہمارا اکیلا خاندان اس محلہ میں احمدی تھا اور محلہ میں کئی احمدیت کے مخالف تھے۔ مگر پھر بھی حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کی بزرگی کے قائل تھے

چہرہ پر کچھ ایسا نور تھا اور کچھ ایسی کشش تھی کہ دشمن اور کیا دوست سب آپ کی عزت کرنے لگ جاتے تھے۔ عاجز اپنے دوستوں سے ملاتا تو میرے دوست پہلی ہی ملاقات میں کچھ گرویدہ ہو جاتے اور کہتے کہ آپ کے والد صاحب تو بزرگ اور ولی اللہ ہیں"

عاجز کو اپنے والد صاحب کے ساتھ ایک ہی دفتر میں کام کرنے کا دو ڈھائی سال موقع ملا۔ اس زمانہ میں ہندو عنصر یو پی میں خاص طور پر زیادہ تھا۔ لیکن ہندو بھی آپ کی بزرگی کے قائل تھے اور آپ کی ظاہری صفائی کی مثال بڑے بڑے افسر دیا کرتے تھے کپڑوں کی سادگی اور ان میں صفائی واقعی قابل نمونہ تھی۔ ظہر و عصر کی نماز کے لئے آپ نے دفتر میں ایک جگہ بنائی ہوئی تھی۔ وہاں عاجز کے ساتھ باقاعدہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

آپ تہجد گذار بھی تھے۔ اشراق کی نمازوں کا التزام بھی آخری دنوں میں رکھا صاحب کشوف و رؤیا تھے۔ سچے خواب آتے تھے اور بہت سی باتوں کا علم قبل ہی ہو جاتا تھا۔ کم گو تھے۔ مجلسوں سے نفرت تھی۔ زیادہ اوقات گھر میں۔ نمازوں میں۔ اپنی اولاد کی تربیت میں۔ گھر کے کاموں میں لگاؤ تھا۔ آگرہ کے قیام کے عرصہ میں آگرہ کے جماعت خانہ میں روزانہ صبح کی نماز پڑھتے اور درس القرآن دیتے جاتے تھے۔ اگر کوئی سلسلہ کا مبلغ یا عالم وہاں ہوتا تو ان کا درس سنتے

اپنی اولاد کو احمدیت پر قائم رکھنے کی تربیت نہایت خاموشی سے کی۔ الفضل باقاعدہ ہمارے گھر آتا تھا۔ سلسلہ کی کتب تقریباً ساری خرید کر رکھی ہوئی تھیں اور عموماً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات گھر میں اپنے بچوں اور مکرمہ والدہ صاحبہ کو پڑھکر سنایا کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ پر باقاعدگی سے نہ صرف آپ حاضر ہوتے بلکہ کوشش ہوتی کہ بال بچے بھی جائیں اور اس کام کے لئے کئی دفعہ قرض بھی اٹھایا۔ قادیان میں مکان بنوانا اور قادیان میں بچوں کو تعلیم دلانا بھی آپ کی اولاد کے دلوں میں احمدیت کو راسخ کرنے کا موجب بنا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے والد صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے پیچھے سولہ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔

ہماری محترمہ والدہ صاحبہ کا قیام لاہور میں ہے کمزور رہتی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ احباب ہم سب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو احمدیت پر قائم رکھے۔ اور احمدیت ہی پر موت دے۔ خلافت احمدیت سے ہمارا تعلق سچا حقیقی اور دائمی ہو۔ نیز اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہم سب کو دادا جان حضرت صوفی محمد کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ اور ہمارے والد صاحب صوفی محمد فضل الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ احباب کرام ان دونوں بزرگان کی بلندی درجات کے لئے بھی دعائیں فرماتے رہیں۔ آمین

درخواست ہائے دعا

میرے والد صاحب مکرم مرزا احمد سعید اللہ صاحب دمہ اور دردِ شیاٹیکا کے درد اور شدت پیشاب کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں دمہ اور پیشاب کی تکلیف بدستور ہے نقاہت بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اکثر بے چینی ہو جاتی ہے جملہ احباب سے کلی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مرزا عبدالرشید وکالت دیوان تحریک جدید)

۲۔ والدہ مطہرہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اور ان دنوں وہ شدید بیمار ہے احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں (محمد عبدالحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ)

۳۔ میرے دوست محمد ریاض قمر کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

۴۔ میری امی جان تین چار روز سے بوجہ نزلہ بیمار ہیں رات کو بخار بھی ہو جاتا ہے۔ انکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں (نادرہ پروین ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

تل ابیب - ۲۱ جنوری ایک اسرائیلی ترجمان نے کل یہاں بتایا کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے ایک ہوا باز نے اپنا طیارہ اسرائیل میں اتار لیا اور وہاں پناہ طلب کی ہے۔

کراچی ۲۱ جنوری باخبر ذرائع کے مطابق یوگوسلاویہ اور پاکستان کے درمیان تجارت بڑھانے کے لئے ایک معاہدہ پر اسی ہفتہ راولپنڈی میں دستخط ہو جائیں گے یوگوسلاویہ کا جو تجارتی اور اقتصادی وفد مسٹر کوسواک کی قیادت میں آج کل پاکستان کا دورہ کر رہا ہے وہ راولپنڈی میں مرکزی حکام سے تجارتی معاہدہ کے سلسلے میں بات چیت کرے گا قبل ازیں کراچی میں اس ضمن میں ابتدائی مذاکرات ہو چکے ہیں جن میں پاکستانی وفد کی قیادت وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے کی تھی مذاکرات کا آخری دور راولپنڈی میں شروع ہوگا معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کوسواک اس معاہدہ پر دستخط کریں گے۔

لاہور ۲۱ جنوری یوگوسلاویہ کے تجارتی اور اقتصادی وفد کے سربراہ مسٹر ڈی کوسواک نے کل صبح مغربی پاکستان کے اعلیٰ حکام سے دوسرے پنج سالہ ترقیاتی منصوبہ کے مسائل اور تیسرے پنج سالہ ترقیاتی منصوبہ کے مسائل اور پاکستان اور یوگوسلاویہ کے درمیان صنعتی اور فنی تعاون سے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔

ڈاکٹر کوسواک پاکستان میں یوگوسلاویہ کے سفیر مسٹر نکولا بیوکا کے ہمراہ کل صبح تین روزہ دورہ پر کراچی سے یہاں پہنچے تھے۔

راولپنڈی ۲۱ جنوری حکومت نے ملک کے دونوں صوبوں کو ایک دوسرے کے قریب تر لانے کے لئے قومی یکجہتی کا ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے جسے عنقریب صدارتی کابینہ کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا منصوبے میں دونوں صوبوں کی ثقافت و تہذیب کو عوام سے روشناس کرانے اور باہمی افہام و تفہیم کی فضا پیدا کرنے کے ذرائع پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے اس مقصد کے لئے بین الصوبائی شادیوں کو خاص اہمیت دی گئی ہے منصوبے کے مطابق آپس کی ان شادیوں کی ہمت افزائی کے لئے ہر جوڑے کو دو ہزار روپیہ دیئے جائیں گے لیکن یہ شرط رکھی گئی ہے کہ کچھ رقم تو شادی کے وقت ضروری اخراجات کے لئے دی جائے گی اور بقایا رقم اس وقت دی جائے گی جب بیوی اور شوہر دونوں ایک دوسرے کو اپنی اپنی زبان اور تہذیبی روایات سکھانے اور سمجھانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

لاہور ۲۱ جنوری - گزشتہ تیرہ سال میں علاقہ تھل کی پانچ لاکھ پچاس ہزار ایکڑ زمین کو زیر کاشت لایا گیا ہے اس میں عمارات تعمیر کی گئی ہیں اس کام پر صوبائی حکومت کے سترہ کروڑ ۶۵ لاکھ روپے خرچ آئے ہیں سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے لئے موجودہ مالی سال میں مزید ۶۵ لاکھ روپے منظور کئے ہیں اس طرح تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو حکومت کی طرف سے دیئے گئے قرضوں کی مجموعی رقم اٹھارہ کروڑ تیس لاکھ بن جاتی ہے اس وقت تک اتھارٹی دو کروڑ چوراسی لاکھ روپے حکومت کو واپس کر چکی ہے واضح رہے کہ اس منصوبہ کے تحت اب تک گیارہ سو نئے چک قائم کئے گئے ہیں جن میں تیس ہزار خاندان آباد ہو چکے ہیں۔

لاہور ۲۱ جنوری ایک امریکی فرم اور واپڈا مغربی پاکستان کے درمیان کل ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں جس کے تحت یہ فرم بالائی جہلم کے علاقہ میں زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے ۸۱۵ ٹیوب ویل نصب کرے گی ٹیوب ویل نصب کرے گی ٹیوب ویل ۲۸ ماہ کی مدت میں نصب کر دیئے جائیں گے اس منصوبہ پر تین کروڑ پینتیس لاکھ روپے لاگت آئے گی واپڈا کے ترجمان نے بتایا ہے کہ منصوبہ کی تکمیل کے بعد چھ لاکھ تینتیس ہزار ایکڑ اراضی قابل کاشت بن جائے گی۔

راولپنڈی ۲۱ جنوری بھارت میں زندگی کے مختلف شعبوں میں شدید امتیاز و تفریق اور بعض اوقات تکلیف دہ شکایات کے باعث پارسیوں کی آبادی تیزی کے ساتھ کم ہو رہی ہے خصوصاً آزادی ہند کے بعد سے پارسیوں کی آبادی کی شرح بہت تیزی سے کم ہو رہی ہے ۱۸۸۱ء میں بھارت میں پارسیوں کی مجموعی تعداد ۸۵۲۹۴ تھی ۱۹۴۱ء تک ان کی آبادی میں برابر اضافہ ہوتا رہا اور ۱۹۴۱ء میں پارسیوں کی کل تعداد بڑھ کر ایک لاکھ چودہ ہزار آٹھ سو نوے ہو گئی تھی تاہم ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے مطابق بھارت کے پارسیوں کی تعداد کم ہو کر ایک لاکھ گیارہ ہزار سات سو اکانوے رہ گئی اور ۱۹۶۱ء میں پارسیوں کی تعداد ۹۹۶۸۹ رہ گئی ہے۔

راولپنڈی ۲۱ جنوری۔ استنبول سے ایک ٹھٹھہ کی عمارت گر جانے سے کل صبح سویرے ایک خانہ بدوش خاندان کے پانچ افراد جن میں ایک معمر عورت اور بچہ بھی شامل ہیں ہلاک ہو گئے تاہم ایک بچہ معجزانہ طور پر زندہ بچ گیا اسے ملبہ سے نکال لیا گیا تھا یہ بدقسمت خاندان عمارت میں رہ رہا تھا جو سخت بارش سے گر گئی۔

پیرس ۲۱ جنوری فرانس کے سابق افریقی مقبوضات کے متعلق یہ تصور کیا جاتا ہے کہ وہ بھی فرانس کے بعد عوامی چین کی حکومت کو تسلیم کر لیں گے یہ پیش گوئی چین کے وزیراعظم مسٹر چواین لائی کے دورہ افریقہ کا مطالعہ کرنے والے مبصرین نے کی ہے ان مبصروں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ فرانس کی طرف سے چینی حکومت کو تسلیم کرنے کے بعد افریقہ میں بارہ سابق فرانسیسی مقبوضات بھی عوامی چین کی حکومت کو تسلیم کریں گے اگر ایسا ہوا تو اقوام متحدہ میں عوامی چین کی رکنیت کا راستہ ہموار ہو جائے گا۔

نیویارک ۲۱ جنوری اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھانٹ ۲۸ جنوری کو افریقی ملکوں کے دورے پر روانہ ہو رہے ہیں ان کا پہلا پڑاؤ مراکش ہوگا گو ابھی دورہ کی تفاصیل تیار نہیں کی گئیں لیکن خیال ہے کہ وہ شمالی افریقہ کے ملکوں، الجزائر، ٹیونس اور لیبیا بھی جائیں گے اس کے بعد وہ گھانا، گنی، نائیجیریا، لیبریا، الجیریا اور ایتھوپیا کا دورہ کریں گے اپنے دورہ کے دوران اوتھانٹ ان ملکوں کے سربراہوں سے ان کے مسائل اور اقوام متحدہ کی امداد کے امکانات کے بارے میں بات چیت کریں گے۔

نیویارک ۲۱ جنوری - اقوام متحدہ میں پانامہ کے مستقل نمائندے مسٹر لیوانڈ نے کل ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا کہ اگر امریکہ پانامہ سے سفارتی تعلقات بحال کرنا چاہتا ہے تو اسے فوراً نہر پانامہ کے بارے میں ایک نئے معاہدے کے لئے گفت و شنید شروع کر دینی چاہئے انہوں نے بتایا کہ پانامہ کے حالیہ ہنگاموں کو کمیونسٹوں کی ریشہ دوانیاں قرار دینا بہت بڑی غلطی ہوگی۔

ٹوکیو ۲۱ جنوری نیوزی لینڈ سے ۹۰ میل دور فریاما کے مقام پر پولیس کے لاٹھی چارج سے ۲۲ طلبہ جن میں ۱۷ طالبات بھی شامل ہیں شدید مجروح ہو گئے۔

مجروحین کو ہسپتال کو داخل کیا گیا جہاں ان کی حالت تشویشناک ہے طلباء کو منتشر کرنے کے لئے جو مزید پولیس بلانے کا مطالبہ کر رہے تھے پولیس نے اشک آور گیس کے کئی گولے پھینکے جب طلبہ منتشر نہ ہوئے تو لاٹھی چارج کیا گیا ہنگامہ میں طلباء کے علاوہ متعدد مسافر بھی زخمی ہوئے اور دو بسیں تباہ ہو گئیں طلباء کی خشت باری سے ایک اور ڈرائیور شدید مجروح ہوا۔

نئی دہلی ۲۱ جنوری معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جواہر لعل نہرو نے جو اب وزارت عظمیٰ کے فرائض انجام دینے کے قابل نہیں رہے ہیں مسٹر لال بہادر شاستری کو مرکزی کابینہ میں شامل کرنے کی اجازت دے دی ہے پتہ چلا ہے کہ انہیں اور مسٹر سنجیوا کو عنقریب کابینہ میں شامل کر لیا جائے گا۔ اگرچہ سیاسی حلقوں کے خیال کے مطابق مسٹر شاستری کو مسٹر نہرو کی جگہ وزیر اعظم مقرر کیا جائے گا۔ تاہم انہیں فی الحال کوئی قلمدان نہیں سونپا جائے گا بعض حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ مسز اندرا گاندھی کو بھی کابینہ میں شامل کیا جائے گا کیونکہ وہ مسٹر نہرو سے بہت قریب رہی ہیں اور ان کی پالیسی سے بخوبی واقف ہیں۔

کراچی ۲۱ جنوری حکومت مغربی پاکستان نے سابقہ صوبہ سندھ کی تقریباً ایک درجن نہروں کو صاف اور گہرا کرنے کے کام کے لئے تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے کی منظوری دی ہے نہروں میں سے جو گارا اور مٹی نکالی جائے گی اسے نہروں کے کنارے بلند کرنے کے کام میں لایا جائے گا۔

نئی دہلی :- ۲۱ جنوری مردم شماری کے دوران جمع شدہ اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت بھارت میں ۷۷ ہزار ایسے افراد ہیں جن کی عمر ۱۰۰ برس یا اس سے زائد ہے

نیویارک :- ۲۱ جنوری - بیس نوجوان جو زیادہ تر ناروے کے رہنے والے تھے آئندہ ماہ قطب شمالی کے اوپر سے ایک مہم لے جانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں یہ مہم کینیڈا سے روانہ ہوگی اور اس کی ٹیم کتے گاڑیوں اور کشتیوں پر سفر طے کرے گی یہ مہم خط منجمد شمالی کے اندر ۱۲۰۰ میل کا فاصلہ طے کر کے مغربی سپٹ برجن تک جانے کی امید رکھتی ہے اس مہم کا بندوبست امریکہ کی قومی جغرافیائی سوسائٹی کر رہی ہے اس مہم کا لیڈر بجوان اسٹوٹپ ہوگا مغربی اسپٹ برجن ناروے کے شمال مشرق میں واقع ہے سوسائٹی کے بیان کے مطابق یہ مہم پرانے فیشن کی ہوگی اس کا مقصد موسمیاتی معلومات حاصل کرنا ہے۔

درخواست ہائے دعا

محترم چوہدری شکر اللہ خان صاحب مرحوم کی چھوٹی صاحبزادی کا لڑکا عزیز طیب محمود عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے اس سلسلہ میں درخواست دعا کرتے ہوئے مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور نے دو مستحقین کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز موصوف کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین۔ (منیجر)

۲۔ اہلیہ صاحبہ مکرم شریف احمد صاحب انجینئر دارالبرکات ربوہ تقریباً دو ماہ ہوئے آنکھ کے موتیا کا اپریشن کرایا تھا لیکن ابھی تک حالت تسلی بخش نہیں آنکھ میں پیپ پڑ گئی ہے احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے اور آنکھ کی بینائی قائم رکھے۔

(اہلیہ منشی حامد حسین - دارالبرکات ربوہ)

۳۔ میری لڑکی عزیزہ بشریٰ خانم بعارضہ فالج سخت بیمار ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

(ملک رسول غلام احمد حیا ناڑی ضلع سرگودھا)

۴۔ میرے والد محترم چوہدری عبدالحق خان صاحب کاٹھ گڑھی بعارضہ پیٹ درد لمبے عرصہ سے بیمار ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے

(رانی سیف الرحمٰن خان چک ۲/۳۰۸ سرگودھا)

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے خصوصی اجلاس میں محترم جناب منظور قادر کا خطاب

بقیہ صفحہ اول

اور اس طرح وسیع تر قومی اور ملکی مفادات استحکام پذیر ہو کر محفوظ سے محفوظ تر ہوتے جا رہے ہیں۔

جناب منظور قادر بزم اردو کی خصوصی دعوت پر اسی روز لاہور سے ربوہ تشریف لائے تھے آپ نے طلباء کے متعدد سوالات کے بہت فکر انگیز جوابات دیئے کہ انہیں بہت قیمتی نصائح اور ہدایات سے نوازا سوال جواب کے رنگ میں آپ کا یہ نہایت دلچسپ اور مؤثر خطاب طلباء کے لئے بہت ازدیاد علم اور بیداری شعور کا موجب ہوا۔

کارروائی کا آغاز

بزم اردو کا یہ خصوصی اجلاس کالج ہال میں ساڑھے بارہ بجے کے قریب مہمان خصوصی محترم جناب منظور قادر کے صدر جگہ پر تشریف فرما ہونے کے بعد تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو کالج کے طالب علم حافظ محمد مسلم نے کی عبد الغفور احسان نے تلاوت کردہ آیات کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا ازاں بعد بزم اردو کے معتمد عابد ربانی نے گزشتہ اجلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی بعدہ بزم اردو کے نگران جناب پروفیسر ناصر احمد صاحب پرواز نے خطبہ استقبالیہ میں مہمان خصوصی جناب منظور قادر کو بزم اردو کی طرف سے خوش آمدید کہا اور مصروفیت کے باوجود بزم کی دعوت کو شرف قبول بخشنے پر آپ کا شکریہ ادا کیا۔

جناب منظور قادر کا خطاب

بعد ازاں محترم جناب منظور قادر نے طلباء اور مہمان اسٹاف سے خطاب فرمایا آپ کے لیکچر کا موضوع تھا عہد حاضر میں طلباء کی ذمہ داریاں" اصل موضوع پر خطاب کرنے سے قبل آپ نے ربوہ اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کیا

جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کا اعتراف

آپ نے فرمایا" آج میں نے آپ کے دفاتر دیکھے ہیں نیز بیرونی ممالک میں آپ کے تبلیغی مشنوں اور ان کی مساعی کے بارہ میں بہت سی معلومات حاصل کی ہیں میں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں کہ آپ بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ان مساعی میں برکت ڈالے اور آپ کو کامیاب فرمائے"

ان مختصر ارشادات کے بعد آپ نے اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے فرمایا زیادہ بہتر ہوگا کہ آپ لوگ اس موضوع سے متعلق سوالات کریں اور میں ان کے جواب دوں میرے نزدیک مسلسل تقریر کی بجائے یہ طریق زیادہ مفید رہے گا چنانچہ اس کے بعد سوال وجواب کا نہایت دلچسپ سلسلہ شروع ہوا جو قریباً سوا گھنٹہ تک جاری رہا اس طرح طلباء کے متعدد سوالات کے جواب میں آپ نے بہت مؤثر اور فکر انگیز پیرایہ میں ان سے خطاب فرمایا۔

طلباء اور سیاست۔ اس سوال کے جواب میں کہ آیا طلباء کو سیاست میں حصہ لینا چاہیئے یا نہیں آپ نے فرمایا کہ طلباء کو ملک کی سیاست میں عملی حصہ نہیں لینا چاہیئے اپنے اس جواب کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سیاست میں حصہ لینا دو طرح سے ہو سکتا ہے ایک تو یہ کہ سیاست اور اس کے اصولوں پر غور وفکر سے کام لے کر اپنے اندر سیاسی شعور پیدا کرنا دوسرے یہ کہ غور وفکر کی حدود سے بڑھ کر ملک کی سیاست میں بظاہر نظر آنے والی خامیوں کو دور کرنے کی غرض سے عملی اقدامات کرنا سیاست کا اول الذکر پہلو بذات خود تعلیم ہی کا ایک حصہ ہے میرے نزدیک سیاست کے متعلق غور وفکر سے کام لے کر اپنے اندر سیاسی شعور پیدا کرنا نہ صرف ضروری ہے بلکہ فرض کا درجہ رکھتا ہے اس حد تک سیاست میں دلچسپی نہ صرف طلباء کے لئے بلکہ ہر شہری کے لئے ضروری ہے۔ برخلاف اس کے سیاست کا مؤخر الذکر پہلو جو عملی اقدام سے تعلق رکھتا ہے نہ صرف یہ کہ تعلیم کا حصہ نہیں ہے بلکہ اس سے حصول تعلیم کے بنیادی مقصد میں حرج واقع ہوتا ہے بلکہ اصل مقصد کے فوت ہو جانے کا ڈر ہے اس لئے میں کہوں گا کہ ایک طالب علم کی حیثیت سے سیاسی امور میں صرف اس حد تک دلچسپی لیجئے کہ سیاست کے اصولوں پر غور وفکر کرنے کے نتیجہ میں آپ کے اندر سیاسی شعور پیدا ہو کر حصول تعلیم کے بنیادی مقصد میں آپ کے لئے ممد ثابت ہو اس حد سے تجاوز کرتے ہوئے سیاست کی عملی دلچسپی سے احتراز کیجئے ورنہ یہ دلچسپی آپ کو اپنے اصل مقصد سے ہٹا کر رکھ دے گی اور آپ قوم وملک کے لئے مفید وجود نہ بن سکیں گے آپ نے اپنے اس موقف کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ سیاسی شعور یک دم پیدا نہیں ہو جاتا یہ بہت غور وفکر اور سوچ بچار کے بعد رفتہ رفتہ انسان میں پیدا ہوتا ہے اور ایک زمانہ کے بعد جا کر پختگی سے ہمکنار ہوتا ہے سیاست کا سب سے اہم تقاضا یہ ہے کہ ہمارے فیصلے جذبات پر مبنی نہ ہوں بلکہ ان کی بنیاد پختہ شعور پر ہو طالب علمی کا زمانہ نوجوانی کا زمانہ ہوتا ہے اس میں جذبہ اور جوش کی فراوانی ہوتی ہے اس زمانہ میں عملی سیاست کے میدان میں کودنا مفید نہیں ہو سکتا اس لئے طلبہ کو میرا مشورہ یہی ہے کہ وہ اپنی تمام تر توجہ حصول تعلیم پر مرکوز رکھیں اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد سیاست کے میدان میں اتریں اور بڑے شوق سے اتریں اس سے قبل اپنی تعلیمی ذمہ داریوں کو نظر انداز کر کے عملی سیاست کے میدان میں کود پڑنا ہرگز دانشمندی نہیں ہے پس طلبہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے مقام کو سمجھیں اپنی تعلیمی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کریں سیاست میں صرف اس حد تک ہی دلچسپی لیں کہ ان میں سیاسی شعور پیدا ہو۔ عملی دلچسپی سے اس وقت تک کنارہ کش رہیں جب تک کہ ان کی تعلیم کا دور کامیابی اور کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر نہ ہو جائے۔

موجودہ آئین کے محاسن۔

پاکستان کے موجودہ آئین سے متعلق ایک سوال کا جواب آپ نے کسی قدر تفصیل سے دیا سوال یہ تھا کہ پاکستان کا موجودہ آئین مرتب کرتے وقت کونسی بنیادی باتیں پیش نظر تھیں اور کیا آئین کے عملی نتائج ان بنیادی نظریات اور توقعات کے مطابق ہیں آپ نے اس سوال کے جواب میں فرمایا پاکستان کے آئین کی بنیاد اس نظریہ پر ہے کہ اصل حاکمیت اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے بندوں کو حاکمیت کا جو اختیار ملتا ہے وہ اسی کا عطا کردہ ہے آئین کا دوسرا بنیادی اصول یہ ہے کہ بنیادی حقوق واختیارات کی آخری بنیاد خود پاکستان کے شہری ہیں آئین کے بنیادی نظریات کو واضح کرنے کے بعد آپ نے اس کے بعض امتیازی خصائص پر روشنی ڈالی اور اس ضمن میں فرمایا کہ آئین کے تحت انتخاب کا ایک نیا طریق رائج کیا گیا ہے اس طریق کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ منتخب کرنے والوں اور انتخاب میں حصہ لینے والوں کے درمیان رابطہ کا صحت مندانہ ماحول قائم رہتا ہے موجودہ آئین کی ایک اور بڑی خصوصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس سے قبل حصول اقتدار کی کشمکش کا ایک لا متناہی سلسلہ جاری رہتا تھا جس سے ملکی اور قومی مفادات متاثر ہوتے رہتے تھے موجودہ آئین میں اس بات کا خاص اہتمام کیا گیا ہے کہ کشمکش جائز حدود سے متجاوز نہ ہو سکے اور بار بار کی تبدیلیوں سے وسیع تر قومی اور ملکی مفادات کے متاثر ہونے کا امکان باقی نہ رہے موجودہ آئین کے تحت حکومت کے معاشی اور اقتصادی اور دیگر تعمیری کاموں میں خلل اندازی کے امکانات کا سد باب کرنے کی کوشش کی گئی ہے اسی لئے ہم ص ۴

۴ دیکھتے ہیں کہ جائز اور مناسب سیاسی کشمکش کے باوجود حکومت کے جاری کردہ تعمیری کام کسی قسم کی رخنہ اندازی کے بغیر تیز رفتاری سے انجام پا رہے ہیں اور وسیع تر قومی اور ملکی مفادات استحکام پذیر ہو کر محفوظ سے محفوظ تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے ثبوت میں آپ نے آئین کی بعض دفعات اور ان کے مندرجات پر بھی روشنی ڈالی۔

اندرون ملک اعلیٰ تعلیم کی سہولتیں

مفصلات کے تعلیمی اداروں میں اعلیٰ تعلیم کی سہولتیں بہم پہنچانے سے متعلق ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا قومی ترقی کے لئے ایسی سہولتیں بہم پہنچانا کہ جن سے غور وفکر اور تحقیق وتجسس کی صلاحیتیں اجاگر ہوں اور انہیں زیادہ سے زیادہ پنپنے کا موقع ملے از بس ضروری ہے۔ ملک کے اندر خواہ محدود تعداد میں ہی سہی ایسے بلند پایہ تعلیمی اداروں کا انتظام ضرور ہونا چاہیئے کہ جن میں اعلیٰ تعلیم کا اس نہج پر انتظام کیا جائے کہ جو بیرونی یونیورسٹیوں کی طرف رجوع کرنے سے بے نیاز کر دے اس طرح اعلیٰ صلاحیتوں کو زیادہ سے زیادہ بروئے کار لانے کی صورت نکل آئیگی اور تعمیر وترقی کی رفتار کو تیز سے تیز تر کرنے میں بہت مدد ملے گی۔

اجلاس کا اختتام

سوال وجواب کا یہ دلچسپ اور نہایت درجہ مفید سلسلہ ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔ آخر میں بزم اردو کے صدر سید شمشاد علی نے مہمان خصوصی اور سامعین کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد پونے دو بجے بعد دوپہر بزم اردو کا یہ خصوصی اجلاس کامیابی اور خیر وخوبی کیساتھ اختتام پذیر ہوا۔

میجر جنرل نذیر احمد مرحوم کا جسد خاکی سپرد خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی

نماز جنازہ اور تدفین میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے

ربوہ ۲۲ جنوری۔ لاہور کارپوریشن کے سابق چیئرمین میجر جنرل نذیر احمد مرحوم جنہوں نے مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۴ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ بروز دوشنبہ لاہور میں وفات پائی تھی ان کا جنازہ کل مورخہ ۲۱ جنوری مطابق ۵ رمضان المبارک کو لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ جنازہ نماز عصر سے قبل اس وقت ربوہ پہنچا کہ جب اہل ربوہ مسجد مبارک میں بیٹھے قرآن کریم کا درس سن رہے تھے۔ درس محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری دے رہے تھے۔ درس کے بعد نماز عصر ادا کی گئی جس کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد اور اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدۂ جنازہ قبرستان لے جا کر میجر جنرل نذیر احمد مرحوم کا جسد خاکی سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین ودنیا میں ان کا حافظ وناصر ہو۔ آمین۔

نوائے وقت مورخہ ۲۲ جنوری ۶۴ء کی اطلاع مظہر ہے کہ ــ" لاہور کارپوریشن کے سابق چیئرمین میجر جنرل نذیر احمد کی نعش کو تجہیز وتکفین کے لئے ربوہ پہنچانے سے قبل گلبرگ میں ان کی رہائش گاہ پر نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں لاہور کارپوریشن کے عملے اور دوسرے معززین شہر کے علاوہ اعلیٰ سول وفوجی حکام نے بھی شرکت کی۔ . . . . لاہور کارپوریشن نے نماز جنازہ میں شرکت کے لئے عملے کو دس بجے سے بارہ بجے تک چھٹی دیدی تھی۔

۲۱ جنوری منگل کو یہاں لاہور میونسپل کارپوریشن ایمپلائز فیڈریشن کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں کارپوریشن کے سابق چیئرمین میجر جنرل نذیر احمد کی وفات پر گہرے رنج وغم اور مرحوم کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت مسٹر محمد اسلم باجوہ چیئرمین لاہور میونسپل کارپوریشن نے کی۔ اجلاس کے اختتام پر مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کی گئی۔"

ایڈیٹوریل (بقیہ صفحہ ۲)

میں اسلام کو گھسیٹا جائے۔ اسلام جس طرح پاکستانیوں اور افغانستانیوں کے لئے ضروری ہے ویسا ہی جاپانیوں اور امریکیوں کے لئے ضروری ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اسلامی تحریک کو سیاست سے بالا رکھا جائے تاکہ ہر ملک کی بعید روحیں جو سچائی کی پیاسی ہیں اس چشمہ سے سیراب ہونے کیلئے کسی سیاسی روک سے متأثر نہ ہوں۔ ہمیں چاہیئے کہ اسکو ایک جاودانی روحانی تحریک کے طور پر ہر قوم کے سامنے پیش کریں جو دنیاوی سود وزیاں کی آلائشوں سے پاک ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسی تحریک کسی خاص جغرافیائی حدود کی مقید ہو کر پنپ نہیں سکتی۔ اور کسی سیاسی پارٹی کی متحمل ہو سکتی ہے۔

اسکے یہ معنی نہیں کہ اسلام کو سیاست سے کوئی تعلق نہیں مگر جس سیاست کا اسلام علمبردار ہے وہ ملکی سیاستوں سے بہت ارفع اور بالا ہے بطور ایک اسلامی مبلغ کے ہمیں اس سیاست کو رائج کرنا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ غرض کسی خاص ملک میں سیاسی پارٹی بازی سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسلئے ایسے ملک کی سیاست کو بھی اس ارفع وبالا معیار پر لیجانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم سیاسی پارٹی بازی سے الگ رہیں اور اس سے الگ رہ کر اسلامی اثر ڈالنے کی کوشش کریں +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴